قرآنی بیان

خُطبہ سُننے کے آداب

(پارہ:23، سورۂ زمر:23)

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجد کے لئے

01-August-2025

جمعۃ المبارک کا بیان

(For Islamic Brothers)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
یکم اگست، 2025ء (6 صفر شریف، 1447ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

(پارہ:23، سورۂ زمر:23)

خُطبہ سُننے کے آداب

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿... خُطبۂ جمعہ کی حکمتیں — صفحہ: 3
✿... صحابۂ کرام کی پیاری ادا — صفحہ: 6
✿... خطبہ تَوَجُّہ سے سننے کے فضائل — صفحہ: 7
✿... نصیحت بھری آیت کریمہ — صفحہ: 20

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیَّت کی)

درود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کا فرمان ہے:** جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار دُرُودِ پاک پڑھے، قیامت کے دِن مَیں اُس سے مصافحہ کروں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔[1]

حشر میں دیکھی شفیعِ عاصیاں کی بارگاہ | ہم سبھی مِل کر پکارے الصلوٰۃ والسلام
تم گنہگارانِ اُمّت کی خبر رکھتے رہے | بخشوائے جرم سارے الصلوٰۃ والسلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْكَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

اَلَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾ (پارہ:23، الزمر:18)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: جو کان لگا کر بات سُنتے ہیں پھر اِس کی بہتر بات کی پیروی کرتے ہیں۔ یہ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی اور یہی عقلمند ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...اَلْقُرْبَةُ اِلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْن لابن بشکوال، صفحہ:91، حدیث:90۔

جمعۃُ المبارَک کی اَہمیت و فضیلت

پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم اِس پر بات کریں گے کہ ہر جمعہ کو اِس وقت بات کیوں کی جاتی ہے اور اِس کو بغور سننا کیوں ضروری ہے؟

جمعہ ہفتے کے 7 دِنوں میں سے ایک اَہَم تَرین بلکہ سب سے اَفضل دِن ہے، حدیث شریف میں اِسے سَیِّدُ الْاَیَّام فرمایا گیا ❁ اِسی دِن حضرت آدم علیہ السَّلام کی وِلادت ہوئی ❁ اِسی دِن آپ جنّت سے زمین پر تشریف لائے ❁ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے، اُس میں دُعا کی جائے قبول ہو گی جب تک حرام کا سُوال نہ کرے ❁ اِسی دِن قیامت قائم ہو گی [1] ❁ اِسی دِن فرعون غَرق ہوا اَور بنی اِسرائیل کو اُس سرکش سے نَجات ملی ❁ اِسی دِن حضرت یُونس علیہ السَّلام کو مچھلی کے پیٹ سے رہائی عطا ہوئی اور ❁ اسی دن حضرت یوسف علیہ السَّلام کو قید خانے سے نَجات ملی تھی۔[2]

اِس لیے جمعۃُ المبارَک عام نہیں بلکہ خاصُ الخاص دِن ہے، اِسے مسکینوں کا حج قرار دیا گیا ہے۔[3]

خُطبۂ جمعہ کی حکمتیں

اِسلام نے جُمعہ کے دِن خُطبہ رکھا، یہ کوئی رَسْم نہیں ہے کہ خطیب صاحِب کھڑے ہو کر عربی کے جُملے ہمیں سُنا دیتے ہیں اور ہم چُپ چاپ سُن لیتے ہیں بلکہ اِس میں حکمتیں ہیں، خُطبۂ جمعہ میں دَرْس ہوتا ہے، یہ اِس لیے رکھا گیا تاکہ ہر جمعہ کو ہم خُطبہ سُن کر ❁ دِین

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا، باب فی فضل الجمعۃ، صفحہ:177، حدیث:1084۔

2 ...ترتیب الامالی الخمیسیہ للشجری، جز:1، صفحہ:187 ملتقطا خلاصۃً۔

3 ...اخبار مکہ للفاکہی، جلد:1، صفحہ:378، رقم:796۔

کی تعلیم سیکھیں ❁ اپنی مَعْلُومات تازہ کریں ❁ زندگی کے مسائِل، اُن کے حل اور نِجات کی راہیں سیکھیں اور اُن پر عَمَل پیرا ہوں۔

مگر اَفسوس! اب ہمارے ہاں دِینی مَعْلُومات کی کمی بہت بڑھتی جارہی ہے۔ زیادہ تَر مساجِد میں حالات ایسے ہیں کہ خطیب صاحِب پہلے چند منٹس صرف دِیواروں کو بیان سُناتے ہیں، بہت سارے لوگ عَین خُطبے کے وقت تشریف لاتے ہیں، خُطبہ چونکہ عربی میں دیا جاتا ہے اور یہی سُنّت ہے، اِس کا خِلاف کر نہیں سکتے اور عربی ہمیں آتی ہی نہیں ہے، نہ یہ خبر ہوتی ہے کہ خطیب صاحِب نے عربی میں کیا فرمایا ہے؟ یُوں ہم خطبے کی اَصْل رُوح اور حکمت سے مَحْرُوم رہ جاتے ہیں۔

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

ہم نے اِبتدا میں آیتِ کریمہ سُنی، اللہ پاک نے فرمایا:

اَلَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: جو کان لگا کر بات سنتے ہیں

ایک ہوتا ہے: سُننا۔ اِس کے لیے عربی میں لفظ: سَمْعًا اِستعمال ہوتا ہے۔ ایک ہوتا ہے: خُوب تَوَجُّہ کے ساتھ بغور سُننا، جسے اُردو میں ہمہ تَن گوش ہونا (یعنی ہر طرف سے دِھیان ہٹا کر پُوری تَوَجُّہ سے سُننا) کہتے ہیں، اِسے عربی میں اِسْتِمَاع کہا جاتا ہے۔ اِس مَقام پر یہی فرمایا گیا:

یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ

یعنی وہ لوگ جو قرآنی آیات، اَحادیث، عُلَمائے کرام کے اِرشادات وغیرہ خُوب تَوَجُّہ کے ساتھ سُنتے ہیں، پھر:

فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: پھر اِس کی بہتر بات کی

پیروی کرتے ہیں۔

یعنی سُن کر بَس سُنی اَن سُنی نہیں کر دیتے بلکہ جو سُنا، اُس کی بہترین اَنداز میں پَیرَوِی کرتے ہیں، اُسے اپنی زندگی میں عملی طَور پر اَپنا لیتے ہیں۔(1)

اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: یہ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی اور یہی عقلمند ہیں۔

اللہ! اللہ! یہ... یعنی بات کو تَوَجُّہ سے سُننے والے، اِس پر عَمَل کرنے والے... یہ ہیں جنہیں اللہ پاک نے ہدایت بخشی ہے اور یہی حقیقت میں عقلمند بھی ہیں۔

غیر مسلموں کا ایک بُرا اَنداز

پیارے اسلامی بھائیو! خُطبہ سُننے کا یِہی دُرُست اَنداز ہے، جب خطیب صاحِب خطبہ دے رہے ہوں، قرآنی آیات پڑھی جارہی ہوں، اَحادیثِ کریمہ سُنائی جارہی ہوں، اُس وقت ضَروری ہے کہ ہم **ہمہ تن گوش** ہو کر (یعنی اپنا سارا دھیان، پُوری تَوَجُّہ) خطیب صاحِب کی طرف رکھ کر خُطبہ سُنیں اور جو سُنا، اُسے سمجھیں بھی، ساتھ ہی اُس پر عَمَل کرنے کی بھی کوشش کیا کریں۔

آج کل ہمارے ہاں جو انداز بنتا چلا رہا ہے، یعنی لوگ بے تَوَجُّہی کے ساتھ خُطبہ سُنتے ہیں، جو سُنتے ہیں، اُس پر دھیان نہیں دیتے، یہ اَنداز مسلمانوں والا نہیں ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: جب ان کے پاس ان کے

(1)... تفسیر بغوی، پارہ:23، سورۂ زمر، زیرِ آیت:18، جلد:4، صفحہ:10 مفصلاً۔

اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَ هُمْ يَلْعَبُوْنَ ۙ﴿۲﴾ (پارہ:17، سورۂ انبیاء:2)	رب کی طرف سے کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو اسے کھیلتے ہوئے ہی سنتے ہیں۔

اللہُ اکبر! معلوم ہوا؛ نصیحت کی باتیں بے تَوَجُّہی سے سُننا، غافِل دِل کے ساتھ سُننا غیر مسلموں کا طریقہ ہے۔ اللہ پاک ہمیں توفیق عطا فرمائے، کاش! ہم خُطبہ تَوَجُّہ کے ساتھ اور سمجھ کر سُننے والے بن جائیں۔

صحابۂ کرام کی پیاری ادا

مَا شَآءَ اللہ! اللہ پاک تمام صحابہ واَہلِ بیت پر کروڑوں رحمتوں کا نُزول فرمائے، خُطبہ تو یہ حضرات سُنا کرتے تھے۔ روایات میں ہے: اِذَا تَكَلَّمَ اَطْرَقَ جُلَسَاؤُهُ كَاَنَّمَا عَلٰى رُءُوْسِهِمُ الطَّيْرُ یعنی مَحْبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم جب کلام فرماتے تو صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان گردنیں جُھکا کر خاموش بیٹھ جاتے، حالت یہ ہو جاتی کہ گویا اُن کے سروں پر پَرندے بیٹھے ہیں۔[1]

پَرندے کی عادَت ہوتی ہے، ذرا حرکت دیکھے تو اُڑ جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان بالکل آرام سُکون کے ساتھ یُوں بیٹھ جاتے تھے گویا یہ بے جان ہیں، معمولی سی بھی حرکت نہیں ہوتی تھی۔ ساری تَوَجُّہ مَحْبوبِ ذیشان صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی طرف لگا دیا کرتے تھے۔

صحابۂ کرام اور اِطاعتِ مُصطفےٰ

اور رَہی بات پیروی کرنے کی، اِس میں بھی صحابہ بے مثال ہیں۔ ایک مرتبہ رسولِ

---

1 ...شمائل محمدیہ، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ:136، حدیث:358۔

اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم خُطبہ اِرشاد فرما رہے تھے، آپ صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِجۡلِسُوۡا بیٹھ جاؤ!

حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیِ رسول ہیں، آپ ابھی مسجد میں داخل ہی ہوئے تھے، دروازے کے پاس تھے، حکمِ مُصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہی فوراً بیٹھ گئے۔ (1)

سُبۡحٰنَ اللہ! یہ ہے خُطبہ سُننے کا مسلمانوں والا اَنداز...!! ہم خطبہ پُوری تَوَجُّہ کے ساتھ سُنیں اور اُس پر عَمَل کی بھی پُوری پُوری کوشش کیا کریں۔

فِرشتے خُطبہ سُنتے ہیں

حدیث شریف میں ہے: جُمعہ کے دِن مسجد کے ہر دروازے پر فِرشتے ہوتے ہیں، جو پہلے آتا ہے، اُس کا نام پہلے لکھتے ہیں، جو بعد میں آتا ہے، اُس کا نام بعد میں لکھتے ہیں، یہاں تک کہ جب خطیب منبر پر بیٹھ جاتا ہے، فرشتے اپنے صحیفے (یعنی وہ نورانی کاغذ جن پر نام لکھتے ہیں، اُنہیں) لپیٹ دیتے ہیں اور مسجد میں آکر تَوَجُّہ سے خُطبہ سُننے لگ جاتے ہیں۔ (2)

خُطبہ تَوَجُّہ سے سُننے کے فضائل

حضرت اَبُوہُریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

اِذَا كَانَ يَوۡمُ الۡجُمُعَةِ فَاغۡتَسَلَ الرَّجُلُ، وَغَسَلَ رَاۡسَهٗ، ثُمَّ تَطَيَّبَ مِنۡ اَطۡيَبِ طِيۡبِهٖ، وَلَبِسَ مِنۡ صَالِحِ ثِيَابِهٖ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمۡ يُفَرِّقۡ بَيۡنَ اثۡنَيۡنِ، ثُمَّ

1 ... ابو داوٗد، کتاب الصلاۃ، باب الامام یکلم الرجل فی خطبتہ، صفحہ: 180، حدیث: 1091۔
2 ... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا، باب ما جاء فی التھجیر الی الجمعۃ، صفحہ: 178، حدیث: 1092۔

اسْتَمَعَ لِلْاِمَامِ، غُفِرَ لَہٗ مِنَ الْجُمُعَۃِ اِلَی الْجُمُعَۃِ، وَزِیَادَۃُ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ

ترجمہ: یعنی جب جُمعہ کا دِن ہو تو بندہ غُسل کرے، اور سر دھوئے، بہترین خوشبو لگائے، اچھے کپڑے پہنے، پھر نمازِ (جمعہ) کے لیے نکلے، 2 لوگوں کے درمیان سے نہ گزرے اور اِمام کا کلام (یعنی خطبہ) پُوری تَوَجُّہ کے ساتھ سُنے، اُس کے جمعہ سے جمعہ تک کے گُناہ بخش دیئے جاتے ہیں، اِس میں 3 دِن کا مزید اِضافہ ہے۔[1]

یعنی جمعہ سے جمعہ تک 7 دِن بنتے ہیں، 3 دِن کا اِضافہ کریں تو 10 ہو گئے۔ یعنی جو بندہ اِن آداب کے ساتھ جُمعہ کی نماز پڑھے، جو عرض کئے گئے، اُس کے 10 دِن کے گُنَاہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

اَگلی صفوں میں بیٹھا کیجئے!

ایک حدیث شریف میں فرمایا:

مَنْ تَوَضَّاَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَۃَ، فَدَنَا وَاَنْصَتَ وَاسْتَمَعَ، غُفِرَ لَہٗ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی وَزِیَادَۃُ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰی فَقَدْ لَغَا

ترجمہ: یعنی جو جمعہ کے دِن اَچھے انداز میں وُضُو کرے، پھر جمعہ پڑھنے کے لیے آئے، اِمام کے قریب ہو کر بیٹھے، خاموش رہے اور خُوب تَوَجُّہ کے ساتھ خُطبہ سُنے، اُس کے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ کے درمیان اور مزید 3 دِنوں کے گُناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جس نے اِس دوران کنکریوں کو چُھوا، اُس نے فضول کام کیا۔[2]

---

1 ...ابن خزیمہ، کتاب الجمعہ، باب فضل الانصات والاستماع للخطبہ، صفحہ: 419، حدیث: 1803۔
2 ...ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا، باب ماجاء فی الرخصۃ فی ذلک، صفحہ: 178، حدیث: 1090۔

بعض دفعہ ہوتا ہے، لوگ مسجد میں آجاتے ہیں مگر پچھلی صفوں میں بیٹھے رہتے ہیں، بعض اَوْقات تو جماعت کھڑے ہونے کے وقت بار بار کہنا پڑتا ہے کہ اگلی صفیں مکمل کر لیجئے! نہ جانے کیا وجہ ہے، لوگ اگلی صفوں میں آتے نہیں ہیں۔ اس روایت پر غور فرمائیے! **مَحبوبِ ذِیشان، مکی مَدَنی سُلطان صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:** جو خطیب کے قریب آکر بیٹھے، خاموش رہے اور تَوَجُّہ کے ساتھ سُنے، اُس کے 10 دِن کے گُناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ لہٰذا اگلی صفوں میں بیٹھنے اور تَوَجُّہ کے ساتھ خُطبہ سننے کی عادَت بنائیے۔

اِس حدیث شریف میں پیارے آقا صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کنکریاں چُھونے سے منع فرمایا، آج کل ہمارے ہاں مسجدوں میں دَرِیاں بلکہ کارپیٹ بچھائے جاتے ہیں، بعض لوگ اُنہیں نَوچتے رہتے ہیں، دَھاگے نکالتے رہتے ہیں، یہ بھی بے تَوَجُّہی کی علامت ہے، اِس سے دریاں اور صفیں بھی خراب ہوتی ہیں، لہٰذا اِس سے بھی بچنا ضروری ہے۔

3 طرح کے لوگ

شہنشاہِ مدینہ، سُکونِ دِل، قرارِ سینہ صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةٌ

ترجمہ: یعنی جمعہ پڑھنے 3 طرح کے لوگ آتے ہیں:

(1): رَجُلٌ يَّحْضُرُهَا يَلْغُو، فَهُوَ حَظُّهُ مِنْهَا

ترجمہ: پہلا وہ شخص جو جُمعہ پڑھنے آتا ہے، پِھر فضولیات میں مَصروف رہتا ہے (مثلاً اِدھر اُدھر دیکھتے رہنا، مسجد کے پنکھے گننا، صفیں نَوچنا، بِلاوجہ وُضو خانے وغیرہ پر کھڑے رہنا وغیرہ کاموں میں لگا رہتا ہے)، فرمایا: اُس کو جمعہ سے یہی حصّہ ملے گا۔

(2):وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ، فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللهَ؛ فَإِنْ شَاءَ اللهُ أَعْطَاهُ، وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُ

ترجمہ: دُوسرا وہ شخص جو اللہ پاک کے حُضُور دُعائیں کرنے کے لیے حاضِر ہوتا ہے، یہ وہ ہے جو اللہ پاک سے دُعا کرتا ہے، اللہ پاک چاہے تو اُسے عطا فرمائے، چاہے تو اُس کی مانگی مُراد نہ دے (اُس کی حکمت پر ہے)۔

(3):وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِوَقَارٍ وَّإِنْصَاتٍ وَّسُكُونٍ، وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا، فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

ترجمہ: تیسرا وہ شخص ہے جو پُروقار طریقے سے آتا ہے، خاموش بیٹھتا ہے، سکون اِختیار کرتا ہے، مسلمانوں کی گردنیں نہیں پھلانگتا، کسی کو تکلیف نہیں دیتا، اُس کے لیے جمعہ کی حاضِری دوسرے جمعہ تک اور 3 دِن زیادہ (یعنی 10 دِن) کے گُناہوں کا کفّارہ ہو جائے گی۔[1]

خُطبۂ رَضَوِیہ کا تَرْجَمہ و تَشْرِیح

پیارے اسلامی بھائیو! یہ سب فضائل جو ہم نے سُنے، یہ عربی والے خطبے کے ہیں۔ یہ خُطبہ تَوَجُّہ کے ساتھ سُننا ضَروری ہے۔ اَفسوس کی بات یہ ہے کہ ہم ہر جُمعہ کو خُطبہ تو سُنتے ہیں مگر چونکہ عربی میں ہوتا ہے، لہٰذا عموماً لوگوں کو سمجھ ہی نہیں آتی کہ خُطبے میں کیا کچھ اِرشاد ہوا ہے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم عربی والے خُطبے کا ترجمہ ذِہن میں رکھ کر سنیں۔ اِنْ شَآءَ اللهُ الْکَرِیْم! بہت کچھ سیکھنے کو ملے گا۔

عموماً اہلسنت کی مسجدوں میں **خُطباتِ رضویہ** سے خُطبہ دیا کرتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت

---

1 ...ابن خزیمہ، کتاب الجمعہ، باب طبقات من یحضر الجمعۃ، صفحہ:421، حدیث:1813۔

رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِس خُطبے میں کئی عقائد اور نصیحتیں شامِل فرمائی ہیں۔ آیئے! سُنتے ہیں کہ اِس خُطبے میں کیا کچھ اِرشاد ہوا ہے:

خُطبہ رضویہ کے بُنیادی مَضامین

جمعۃُ المبارک کا **خُطبہ رَضْویہ** جو عموماً ہم سُنتے ہیں، اُس کے 5 مرکزی اور بنیادی مضامین ہیں:

پہلے خطبے کے مرکزی مضامین:

(1): اللہ پاک کی حمد و ثنا اور مَحْبُوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک

(2): تقویٰ اور محبّتِ رسول کی نصیحت

(3): مکافاتِ عَمَل (یعنی جیسا کروگے، ویسا بھروگے) کا بیان

دوسرے خطبے کے مرکزی مضامین:

(4): خُلَفائے راشِدین، صحابہ اور اَہْلِ بیتِ پاک کا ذِکْرِ خیر، اُن کے لیے رحمت کی دُعائیں

(5): ایک نصیحت بھری آیتِ کریمہ۔

یہ 5 مرکزی مضامین ہیں جو **خطبۂ رَضْوِیہ** میں ہم ہر جُمعہ کو سُنتے ہیں۔ آیئے! کچھ وضاحت سنتے ہیں۔

اللہ پاک کی حمد و ثنا

خطبہ کی اِبتدا ہوتی ہے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی فَضَّلَ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْعَالَمِیْنَ جَمِیْعًا۔**

ترجمہ: سب خُوبیاں اللہ کو جس نے ہمارے سردار اور مالِک و مَولیٰ حضرت مُحَمَّد صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو تمام جہانوں پر فضیلت بخشی ہے۔

حمدِ خُدا کا نِرالا اَنداز

سُبْحٰنَ اللہ! کیسے پیارے انداز میں اللہ پاک کی حمد و ثنا بیان کی گئی ہے۔ یہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کا نِرالا اُسلوب ہے جو آپ نے قرآنِ کریم سے سیکھا ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ پاک نے اپنا تعارُف کروایا، فرمایا:

هُوَالَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ (پارہ:28، سورۂ صف:9)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو بھیجا

سُبْحٰنَ اللہ! تعارُف کس کا کروانا ہے؟ اللہ پاک کا۔ فرمایا کیا؟ اللہ وہ ہے جس نے رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو اِمامُ الانبیا، سردارِ دوجہاں، رحمتِ کل جہان بنا کر بھیجا ہے۔ حمدِ خُدا کا یہی اَنداز اَعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِختیار کیا، فرماتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی فَضَّلَ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا

تمام تعریفیں اللہ کو جس نے فضیلت بخشی ہمارے سردار اور ہمارے آقا مُحَمَّد صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو تمام عالَم پر ہے۔

اَشعار کی صُورت میں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اِس بات کو یُوں بیان کرتے ہیں:

وہی رَبّ ہے جس نے تجھ کو ہمہ تَن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا
تجھے حَمْد ہے خُدایا [1]

کلمہ شہادت

اِس کے بعد خُطبے میں کلمہ شہادت آتا ہے:

وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا

---

[1] …حدائقِ بخشش، صفحہ:363۔

مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْن۔

ترجمہ: اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائِق نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک ہمارے سردار اور ہمارے آقا مُحَمَّد صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں، اُن پر، اُن کے جملہ آل و اصحاب پر اللہ پاک درود وبرکت اور سلام نازِل فرمائے۔

تقویٰ کی نصیحت

اُس کے بعد تقویٰ کی نصیحت شروع ہوتی ہے: فَیَآ اَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ پس اے ایمان والو...!! رَحِمَنَا وَرَحِمَکُمُ اللهُ ہم پر اور تم پر اللہ پاک رحم فرمائے۔ اُوْصِیْکُمْ وَنَفْسِیْ بِتَقْوَی اللهِ عَزَّوَجَلَّ فِی السِّرِّ وَالْاِعْلَانِ میں تمہیں اور اپنے آپ کو تنہائی میں اور لوگوں کے سامنے (ہر جگہ) اللہ پاک سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔

ہر جمعۃُ المُبارک کو ہمیں یہ نصیحت کی جارہی ہوتی ہے۔

اگلے پچھلوں کے لیے نصیحت

جانتے ہیں یہ کتنی اَہَم اور عظیم ترین نصیحت ہے؟ ایک مرتبہ کسی مُرِید نے اپنے پِیر صاحب کی خِدمت میں عرض کیا: عالی جاہ! مجھے کوئی نصیحت کر دیجئے! پِیر صاحب نے فرمایا: میں تجھے اللہ پاک کی وہ نصیحت کرتا ہوں جو اللہ پاک نے اگلے پچھلے تمام اِنسانوں کو کی ہے، اللہ پاک فرماتا ہے:

وَلَقَدْ وَصَّیْنَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِیَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک ہم نے ان لوگوں کو جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور تمہیں

(پارہ:5،سورۂ نسآء:131)	بھی تاکید فرمادی ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو

اے عاشقانِ رسول! ذرا غور فرمایئے! اللہ رَبُّ الْعَالَمِیْن ہے، اللہ پاک تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، اللہ پاک بندوں کے لیے سب سے بڑھ کر مہربان، رحم فرمانے والا ہے، وہ اللہ پاک اپنے بندوں کو تقویٰ کی نصیحت فرماتا ہے، اگر بندے کے لیے تقویٰ کے عِلاوہ کوئی اور چیز زیادہ فائدے مند، زیادہ بھلائی والی ہوتی تو اللہ پاک اپنے بندوں کو ضَرور اسی کی تاکید فرماتا مگر اللہ پاک نے تقویٰ اِختیار کرنے کی نصیحت فرمائی، تمام اَوَّلِیْن و آخرین کو تقویٰ ہی کا حکم دیا، اِس سے معلوم ہو گیا کہ **اللہ پاک کے ہاں بندے کی خوبیوں میں سب سے اَعلیٰ خوبی تقویٰ ہی ہے۔**

حِرصِ دُنیا نکال دے دِل سے	بَس رہوں طالبِ رِضا یارَبّ!
واسطہ میرے پیر و مُرشِد کا	مجھ کو تُو متّقی بنا یارَبّ![1]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ اتنی بڑی نصیحت ہے، جو ہر جمعہ کو خُطبہ کے ذریعے ہمیں کی جارہی ہوتی ہے۔

محبّتِ رسول کی نصیحت

خُطبہ میں اِس سے آگے آتا ہے:

وَزَيِّنُوا قُلُوبَكُمْ بِحُبِّ هٰذَا النَّبِيِّ الْكَرِيمِ، عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ

ترجمہ: اور مُزَیَّن کرو! اپنے دِلوں کو اِس نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی محبت سے، آپ صَلَّی

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:81 ملتقطاً۔

اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم پر اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی آل پر افضل درود اور سلام۔

یہ نصیحت ہے کہ اپنے دِلوں کو محبّتِ رسول کے ذریعے آراستہ اور رَوشن کرو! کیوں؟ یہ محبّت کیوں ضروری ہے؟

فرمایا:

فَاِنَّ الْحُبَّ هُوَالْاِیْمَانُ كُلُّهٗ، اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّةَ لَهٗ

ترجمہ: بے شک محبت ہی پورا ایمان ہے، خبر دار! جسے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سے محبّت نہیں اس کے لئے اِیمان نہیں ہے۔

یہ کتنی اَہَم نصیحت بھی ہے اور تعلیم بھی ہے کہ دِین کی، اِیمان کی اَصْل محبّتِ رسول ہے۔ یہ محبّت ہو گی تو قرآن سمجھ آئے گا، یہ محبّت ہو گی تو اَحادیث سمجھ آئیں گی، یہ محبت ہو گی تو نمازوں میں دِل لگے گا، یہ محبّت ہو گی تو حج و عمرہ کا لُطف بڑھے گا، یہ محبّت ہو گی، تبھی اِیمان کامِل ہو سکے گا، یہ محبّت ہو گی، تبھی نِجات مل پائے گی۔

مُحَمَّد کی محبّت دِینِ حق کی شرطِ اَوّل ہے | اِسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
مُحَمَّد کی محبّت ہے سند آزاد ہونے کی | خدا کے دامنِ توحید میں آباد ہونے کی

عمر...!! اب تمہارا اِیمان مکمل ہو گیا

بڑا مشہور واقعہ ہے، عموماً عُلَمائے کرام بیان فرماتے رہتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن ہشام رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بیٹھے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمر فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا۔ فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے عرض کی: لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ

كُلِّ شَیْءٍ اِلَّا مِنْ نَفْسِیْ یعنی یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ مجھے میری جان کے عِلاوہ ہر چیز سے زِیادہ مَحْبوب ہیں۔ مَحْبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَا وَالَّذِی نَفْسِیْ بِیَدِہٖ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْكَ مِنْ نَفْسِكَ نہیں عُمر! اُس ربّ کریم کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! (تمہاری محبّت اُس وقت تک کامل نہیں ہوگی) جب تک مَیں تمہارے نزدیک تمہاری جان سے بھی زِیادہ مَحْبوب نہ ہو جاؤں۔ فارُوقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے عرض کی: وَاللہِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ یعنی یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک کی قسم! آپ مجھے میری جان سے بھی زِیادہ مَحْبوب ہیں۔ یہ سُن کر نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اَلْآنَ یَا عُمَرُ یعنی اے عُمر! اب (تمہاری محبّت کامِل ہوگئی)۔[1]

تُمہاری یاد کو کیسے نہ زِندگی سمجھوں	یِہی تو ایک سہارا ہے زِندگی کے لیے
میرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رَحمتِ عالَم	میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کے لیے

اِس کے بعد خطبہ میں پیاری سی دُعا آتی ہے:

رَزَقَنَا اللہُ تَعَالٰی وَاِیَّاکُمْ حُبَّ حَبِیْبِہٖ، ھٰذَا النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ، عَلَیْہِ وَآلِہٖ أَکْرَمُ الصَّلَاۃِ وَالتَّسْلِیْم

ترجمہ: اللہ پاک ہمیں اور تمہیں اپنے حبیب، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت نصیب فرمائے، اُن پر اور اُن کی آل پر بزرگ ترین درود و سلام ہو۔

نعت پڑھتا رہوں، نعت سنتا رہوں، آنکھ پُر نَم رہے، دل مچلتا رہے
اُن کی یادوں میں ہر دم میں کھویا رہوں، کاش! سینہ محبّت میں جلتا رہے

[1]... بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب کیف کانت یمین النبی صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ: 1622، حدیث: 6632۔

مکافاتِ عَمَل کا بیان

اِس کے بعد ایک حدیث شریف آتی ہے:

اَلْبِرُّلَایَبْلٰی، وَالذَّنْبُ لَایُنْسٰی، وَالدَّیَّانُ لَایَمُوْتُ، اِعْمَلْ مَا شِئْتَ، کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ

ترجمہ: نیکی پرانی نہیں ہوگی، گناہ بُھلایا نہ جائے گا اور بدلہ دینے والا نہ مرے گا، تو جو کچھ چاہو کرو، جیسا کروگے، ویسا بدلہ دیا جائے گا۔[1]

یہ بہت اَہَم تَرِین حدیثِ پاک ہے، زندگی گزارنے کا ایک بہترین سبق اِس میں بیان ہو گیا، اِس نصیحت کو ہم پلّے سے باندھ لیں، زندگی سَنْوَر جائے گی۔ کیا فرمایا: نیکی پُرانی نہیں پڑتی، سالوں پہلے کی ہوئی نیکی بھی کبھی نہ کبھی کام ضَرور آجاتی ہے۔ گُناہ کبھی بھلایا نہیں جاتا، چھوٹے سے چھوٹا گُناہ بھی ہمارے دَفْترِ اَعْمال میں لکھ دیا جاتا ہے، دُنیا میں نہ بھی ہو تو آخرت میں ہمارے سامنے ضَرور رکھ دیا جائے گا۔ بدلہ دینے والی ذات یعنی اللہ پاک کو فنا نہیں ہے، بس اب جو چاہو کرو! جیسا کروگے، ویسا ہی بھروگے۔

نیکی کا بدلہ نہیں مگر نیکی

یونہی دوسری طرف آجائیں ❁ آج کسی کے ساتھ نیکی کریں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کا بدلہ پائیں گے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿۶۰﴾ (پارہ:27، سورۂ رحمٰن:60)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: نیکی کا بدلہ نیکی ہی ہے۔

1 …جامع صغیر، صفحہ:192، حدیث:3199۔

نیکی کا بدلہ نیکی ہے۔ غرض؛ یہ بات ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ نیکی کبھی پُرانی نہیں پڑے گی، گُناہ بھلایا نہیں جائے گا، بدلہ دینے والے یعنی اللہ پاک پر کبھی موت طاری نہیں ہو گی، پس جو مرضی کرو! جیسا کرو گے، ویسا بھرو گے۔

2 آیاتِ کریمہ

یہی بات قرآنِ کریم میں بھی بیان ہوئی، جو ہم خطبے میں بھی سُنتے ہیں:

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝۷ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝۸ (پارہ:30، سورۂ زلزال:8-7)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے وہ اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے وہ اسے دیکھے گا۔

اللہ پاک ہمیں سمجھ نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

اس کے بعد خطبہ میں یہ دُعا آتی ہے:

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى مَلِكٌ كَرِيمٌ جَوَادٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيمٌ

ترجمہ: برکت دے اللہ پاک ہمارے لیے اور تمہارے لیے عظمت والے قرآن میں اور نفع دے ہم کو اور تم کو آیتوں اور حکمت والے ذکر کے ذریعے بے شک وہ عالی ذات، بادشاہ، کریم، جواد، احسان فرمانے والا، مہربان، رحمت والا ہے۔

صحابہ و اَہلِ بیت کا ذِکرِ خیر

اس کے بعد دوسرے خطبے کا آغاز بھی حمد و ثنا اور محبوبِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک سے ہوتا ہے۔

دوسرے خطبے کا بڑا حصّہ صحابہ اور اَہلِ بیت کے ذِکرِ خیر پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس میں ترتیب وار ❁ اوّلا خلفائے راشدین (1): پہلے خلیفہ حضرت اَبُو بکر صِدّیق (2): دوسرے خلیفہ حضرت فاروقِ اَعظم (3): تیسرے خلیفہ حضرت عُثمانِ غنی (4): چوتھے خلیفہ حضرت علیُ المرتضیٰ شیرِ خُدا رَضِیَ اللہُ عنہم کے لیے رحمت کی دُعائیں ہوتی ہیں۔

پھر ❁ حضرت اَبُو مُحَمَّد یعنی امامِ حسن مجتبیٰ ❁ حضرت اَبُو عبدُ اللہ یعنی امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہما ❁ اِس کے بعد سیّدہ طیبہ حضرت فاطمۃُ الزَّہراء رَضِیَ اللہُ عنہا ❁ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے چچا جان حضرت امیر حمزہ اور حضرت عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما ❁ اور تمام مہاجرین واَنصار کا ذِکرِ خیر ہوتا ہے۔

خطبے میں ذِکرِ صحابہ ضروری ہے

خطبے میں ذِکرِ صحابہ کیوں کیا جاتا ہے؟ اِس تَعَلُّق سے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃُ اللہِ علیہ کا ارشادِ پاک سنیے! ایک علاقہ تھا: **سَمانا**۔ وہاں کا رہنے والا کوئی خطیب تھا، اُس نے نیا طریقہ نکالا کہ خطبے میں خلفائے راشدین کا ذِکر نہ کیا۔ اُس سے کہا گیا کہ بھئی! خُلَفائے راشدین کا ذِکر خطبے میں کیا کرو! اب چاہئے تھا کہ وہ غلطی مان لیتا مگر اس نے آگے سے اکڑ دکھانا شروع کر دی۔ لوگوں نے یہ صُورتِ حال حضرت مجدد الف ثانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خِدمت میں عرض کی۔ حضرت مُجدّد اَلف ثانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِس پر اُس جاہِل خطیب کی خوب خبر لی اور فرمایا: خطبے میں خُلَفائے راشدین کا ذِکرِ خیر کرنا خطبے کی شرط اگرچہ نہیں ہے مگر یہ عاشقانِ رسول کی نشانی اور علامت ہے، جو جان بُوجھ کر خطبے میں ذِکرِ صحابہ نہیں کرتا اُس کا دِل مریض اور باطِن خبیث (یعنی ناپاک) ہے۔[1]

---

1 ...مکتوبات مترجم، جلد:2، دفتر دوم، حصہ: اول، مکتوب:15، صفحہ:871، 872 خلاصۃً۔

پتا چلا؛ خطبے میں جو صحابہ و اَہلِ بیت کا ذِکرِ خیر ہوتا ہے، یہ بھی بڑی سعادت کی بات ہے، عاشقانِ رسول کی نشانی بھی ہے، اِس میں دِل کی پاکیزگی کی علامت بھی ہے اور ساتھ ہی ساتھ اُن کا ذِکرِ خیر برکتیں اور رَحمتیں اُترنے کا ذریعہ بھی ہے۔

نصیحت بھری آیتِ کریمہ

دوسرے خطبے کے آخر میں ایک جامع اور نصیحت بھری آیت آتی ہے، اللہ پاک فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰى وَ یَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْیِۚ-یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴿۹۰﴾ (پارہ:14، سورۂ نحل:90)	ترجمۂ کنزُالعِرفان : بیشک اللہ عدل اور احسان اور رشتے داروں کو دینے کا حکم فرماتا ہے اور بے حیائی اور ہر بری بات اور ظلم سے منع فرماتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

اس آیتِ کریمہ میں کل 6 نصیحتیں ہیں: (1): اللہ پاک انصاف (2): نیکی (3): رشتے داروں کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیتا ہے (4): بے حیائی (5): بُری بات (6): سرکشی سے منع فرماتا ہے۔

صحابیِٔ رسول حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: یہ قرآنِ کریم کی سب سے جامِع آیت ہے، اِس میں تمام بھلائیوں اور تمام بُرائیوں کی مَعْلُومات جمع کر دی گئی ہیں۔[1] حضرت عُثمان بن مَظْعُون رَضِیَ اللّٰہ عنہ بلند رُتبہ صحابی ہیں، آپ فرماتے ہیں: پہلے پہل میں نے کلمہ تو پڑھ لیا تھا مگر اسلام میرے دِل میں داخِل نہیں ہوا تھا۔ جب یہ آیتِ کریمہ اُتری تو اسے سُن کر ایمان میرے دِل میں گھر کر گیا۔[2]

---

1 ... تفسیر رازی، پارہ:14، سورۂ نحل، زیرِ آیت:90، جلد:7، صفحہ:259۔
2 ... تفسیر رازی، پارہ:14، سورۂ نحل، زیرِ آیت:90، جلد:7، صفحہ:258 خلاصۃً۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ اتنی جامع آیتِ کریمہ ہے۔ اللہ پاک ہمیں یہ سب اچھی صفات اپنانے اور بُرائیوں سے بچنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

خلاصۂ کلام

خُلاصۂ کلام یہ ہے کہ یہ وہ خطبہ ہے جو ہر جمعہ کو ہم لوگ سُنتے ہیں، یہ تفصیل بیان کرنے کا مقصد اَصل میں یہی ہے کہ ہم لوگ عموماً خطبہ سُنتے ہیں مگر مَعْلُوم نہیں ہوتا کہ بیان کیا ہوا ہے۔ آج ہم نے سُن لیا کہ خطبے میں کیسی پیاری پیاری نصیحتیں ہوتی ہیں۔ اِنہیں یاد رکھیے! ذہن میں بٹھائیے! اور اِن وضاحتوں کو سامنے رکھ کر خطبہ سننے کی عادَت بنائیے! اللہ پاک مجھے اور آپ کو عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ماہنامہ فیضانِ مدینہ ایپلی کیشن کا تعارف

اے عاشقانِ رسول! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے ماہنامہ فیضانِ مدینہ ایپلی کیشن متعارف کروائی گئی ہے، اس ایپلی کیشن میں یہ بہترین آپشنز (**Options**) موجود ہیں: ❁ پچھلے تمام ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی **PDF** ❁ تمام ماہناموں کے مضامین (آرٹیکلز) ٹیکسٹ کی صورت میں موجود ہیں، جن کو کاپی کرکے شیئر بھی کیا جاسکتا ہے ❁ سرچ آپشن (**Search option**) جس میں تمام ماہناموں میں سرچ کرکے کوئی بھی چیز تلاش کی جاسکتی ہے ❁ تمام مضامین موضوعات کے اعتبار سے ترتیب دیئے گئے ہیں، اپنے موبائل میں یہ ایپلی کیشن ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرلیجئے! خود بھی فائدہ اٹھائیے اور دوسروں کو ترغیب بھی دلائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1500واں جشنِ ولادت

پیارے اسلامی بھائیو! جھوم جائیے! اللہ پاک کے سب سے آخری نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا **1500واں جشنِ ولادت** آرہا ہے:

سرکار کی آمد! مرحبا	دلدار کی آمد! مرحبا!	مکی کی آمد! مرحبا!	مدنی کی آمد! مرحبا
حضور کی آمد! مرحبا!	پر نور کی آمد! مرحبا	سرور کی آمد! مرحبا!	رہبر کی آمد! مرحبا!
مرحبا! یا مصطفےٰ!	مرحبا! یا مصطفےٰ!	مرحبا! یا مصطفےٰ!	مرحبا! یا مصطفےٰ!

تمام اسلامی بھائی ابھی سے تیاری شروع فرمادیجیے! اپنے ❁ گھروں ❁ دوکانوں ❁ گلیوں بازاروں میں خوب چراغاں کیجیے! مدنی پرچم لہرائیے! محافلِ ذکرِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا اہتمام کیجیے! اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِيْم! اِس کی خُوب برکتیں حاصِل ہوں گی۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطافرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

دھوم ہے عطّاؔر ہر سو شاہ کے میلاد کی | جھوم کر تم بھی پُکارو! مرحبا یا مصطفےٰ!

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے جمعہ کے خُطبہ کے مُتَعَلِّق کچھ اہم مسائل عرض کرتا ہوں:

(1): **حدیث پاک میں ہے**: جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اُس نے جہنّم کی طرف پل بنایا۔[1]

اس کے ایک معنٰی یہ ہیں کہ اُس (پھلانگنے والے بندے) پر چڑھ چڑھ کر لوگ جہنّم میں داخل ہونگے۔[2]

---

1 ...ترمذی، ابواب الجمعہ، باب ماجاء فی کراہیۃ التخطی یوم القیامۃ، صفحہ:152، حدیث:513۔

2 ...التیسیر بشرح الجامع الصغیر، جلد:2، صفحہ:409۔

(2): خطیب کی طرف منہ کرکے بیٹھنا صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم کی سُنّت ہے۔(1)

(3): اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: خطبے میں نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ پاک سُن کر دِل میں درود پڑھیں کہ زبان سے سُکُوت (یعنی خاموشی) فرض ہے۔(2)

(4): خطبے میں کھانا پینا، بولنا اگرچہ سُبْحٰنَ اللہ کہنا، سلام کا جواب دینا یا نیکی کی بات بتانا حرام ہے۔(3)

(5): اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: خُطبہ میں چلنا حرام ہے۔ یہاں تک علمائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم فرماتے ہیں کہ اگر ایسے وقت آیا کہ خطبہ شروع ہو گیا تو مسجد میں جہاں تک پہنچا وہیں رُک جائے، آگے نہ بڑھے کہ یہ عَمَل ہو گا اور خطبہ کے دوران کوئی عَمَل رَوا (یعنی جائز) نہیں۔(4)

(6): اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: خطبے میں کسی طرف گردن پھیر کر دیکھنا (بھی) حرام ہے۔(5)

اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...ترمذی، کتاب الجمعہ، باب فی استقبال الامام اذا خطب، صفحہ: 151، حدیث: 509 ماخوذاً۔
2 ...فتاوٰی رضویہ، جلد: 8، صفحہ: 365۔
3 ...درِ مختار، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، صفحہ: 110۔
4 ...فتاوٰی رضویہ، جلد: 8، صفحہ: 333۔
5 ...فتاوٰی رضویہ، جلد: 8، صفحہ: 334۔

اَسمَاءُ الحسنیٰ کی برکات (وظیفہ)

یَا مُھَیْمِنُ

جو کوئی ہر روز 29 بار یَا مُھَیْمِنُ پڑھے گا، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ہر آفت و بَلا سے حفاظت میں رہے گا۔[1] اللہ پاک عَمَل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...مدنی پنج سورہ، صفحہ: 246۔